Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | اتوار ۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۲۴ صلح ۱۳۶۱ ہش، ۲۴ جنوری ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۳ صلح/جنوری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کو غلبۂ دین کے لئے بھرپور اور کام کرنے والی فعال زندگی عطا کرے اور روح القدس کی تائید سے سرفراز کرتا چلا جائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• میری ہمشیرہ عزیزہ مطلوبہ شاہین صاحبہ بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ چھتیاں ربوہ کے نکاح کا اعلان برادرم مکرم ملک فیروز احمد صاحب ابن ملک احمد خان صاحب چھنی تاجہ ریکان ضلع سرگودھا کے ساتھ بعوض ۵۰۰۰/- روپے حق مہر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے مورخہ ۲۱/۱/۸۲ بعد نماز عصر مسجد اقبال دارالنصر غربی میں فرمایا۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(محمود انور خوشنویس الفضل ربوہ)

خصوصی درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

نظارت خدمت درویشاں کے کارکن مکرم سید مختار احمد صاحب ہاشمی پر ۲۱ اور ۲۲ جنوری ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ فالج کا اثر جسم کے بائیں حصہ پر ہے۔ ہاشمی صاحب سلسلہ کے پرانے، محنتی اور مخلص کارکن ہیں۔ خاکسار کی درخواست ہے کہ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ ہمارا قادر و شافی خدا ان کو صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے اور بیماری کا کوئی بداثر باقی نہ رہے۔

محفل مشاعرہ

مورخہ ۲۷ جنوری، ساڑھے سات بجے شب جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک محفل مشاعرہ منعقد ہو رہی ہے۔ مشاعرہ کے لئے

"میں ہوں مشتاق جفا مجھ پہ جفا اور سہی"

طرح مصرعہ مقرر کیا گیا ہے۔ شعراء کرام سے درخواست ہے اس محفل کو اپنے کلام سے رونق بخشیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مساعد التحریر الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

صد سالہ جوبلی فنڈ میں نصف ادائیگی کرنیوالوں پر حضور ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی

"اللہ تعالیٰ ان سب افراد کو بہتر اجر دے اور ان کے اموال میں برکت عطا فرمائے"

"مخلصین جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اس عظیم تحریک کو کامیاب بنائیں"

جوبلی فنڈ میں نصف ادائیگی کرنے والوں کی دوسری فہرست بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی گئی

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صد سالہ جوبلی فنڈ میں نصف ادائیگی کرنے والوں کی فہرست پیش کر دی گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نصف ادائیگی کرنے والے احباب کی قربانیوں پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ اور انہیں اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا ہے۔ تازہ فہرست کے اعداد و شمار شامل کرنے کے بعد اب تک ۳،۰۱۴ افراد صد سالہ جوبلی فنڈ میں نصف ادائیگی کر کے حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احباب جماعت کو حضور کی دعاؤں اور خوشنودی حاصل کرنے کا اہل بنائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر جو پیغام احباب جماعت کے نام ارسال فرمایا ہے اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدوں کی ادائیگی کے لئے میں نے پندرہ مراحل تجویز کئے تھے۔ جن میں سے آٹھ مراحل انشاء اللہ ۲۸ فروری ۸۲ء کو پورے ہو جائیں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ مخلصین جماعت مرد و زن نے اس عظیم تحریک کی اہمیت کو سمجھ لیا ہے، اور وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کے لئے کوشاں ہیں۔ الحمد للہ۔

پچھلے دنوں دفتر نے میرے سامنے ۲۲ جماعتوں کے ۱۲۱۷ افراد کی ایک فہرست پیش کی تھی جنہوں نے اپنے وعدوں کا نصف یا اس سے زائد حصہ ادا کر دیا ہے۔

میں نے دفتر کو یہ بھی ہدایت کر دی تھی کہ جماعتوں کی طرف سے ایسی اور فہرستیں آئیں تو وہ بھی میرے سامنے پیش ہوتی رہیں۔

اب میرے سامنے ۳۴ جماعتوں کے ۱۷۹۷ افراد کی دوسری فہرست پیش ہوئی ہے۔ گویا اب تک وصول ہونے والی رپورٹوں کے مطابق ۳،۰۱۴ افراد نصف یا زائد ادائیگی کر چکے ہیں۔ (مجھے علم ہے کہ ابھی بہت سی جماعتوں کی طرف سے فہرستیں نہیں آئیں)۔ وگرنہ اصل تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب افراد کو بہتر اجر دے اور ان کے اموال میں برکت عطا فرمائے۔ انہیں مالی قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

میں عالمی جماعت احمدیہ کے تمام امراء اور صدر صاحبان اور مخلصین جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اس عظیم تحریک کو جو دین حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کے لئے جاری کی گئی ہے اور

(باقی صفحہ ۲ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

۲۴ صلح ۱۳۶۱ ہش

فلاحِ اخروی کو مطمحِ نظر بنانے والوں کے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی آیات ۱۶ اور ۱۷ میں دنیوی نعمتوں سے تمتع کی اجازت تو دی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ انسان ان نعمتوں کو ہی سب کچھ سمجھ کر انہی کا نہ ہو رہے بلکہ اُس کا مطمحِ نظر فلاحِ اُخروی کا حصول ہو کیونکہ وہاں کی نعمتیں دنیاوی زندگی کی نعمتوں سے نہ صرف یہ کہ بے انتہا بڑھ کر ہیں بلکہ ہیں بھی دائمی۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ امر بھی ذہن نشین کرایا ہے کہ دنیوی نعمتوں سے اس رنگ میں تمتع کی توفیق کہ وہ فلاحِ آخرت کا وسیلہ اور ذریعہ بن سکیں صرف اُنہی کو ملتی ہے جو متقی ہوں یعنی ہر حال میں تقوےٰ کو لازم پکڑنے والے ہوں۔

ان سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُخروی فلاح کو اپنا مطمحِ نظر بنا کر دنیوی نعمتوں سے تقویٰ اللہ کی شرط کے ساتھ متمتع ہونے والوں کی صفات کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ جن لوگوں کے لئے اُخروی فلاح مقدر کی جاتی ہے ان میں کون سے اوصاف لازمی طور پر پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(سورۂ آل عمران آیات ۱۷، ۱۸)

ترجمہ:۔ (دنیوی نعمتوں سے متمتع ہونے میں تقوےٰ اختیار کرنے والے وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے، جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

ان آیات کی رو سے ایسے متقیوں کی سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ وہ حقیقی ایمان باللہ سے بہرہ ور ہونے کے بعد سب سے زیادہ فکر اس بات کی کرتے ہیں کہ ان سے ایسے اعمال سرزد نہ ہوں جو دوزخ کا مستحق بنانے والے ہوں۔ اس لئے وہ باریک در باریک رگِ گناہ سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور پھر صبر و ضبط سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے نیکی کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور سنوار سنوار کر نیکیاں بجا لاتے ہیں اور جو دنیوی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہیں ان کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ انہیں خدا تعالیٰ کا عطیہ سمجھتے ہوئے انہیں اسی کی راہ میں خرچ کرنے میں قطعاً بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ حصولِ رضائے الٰہی کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کے بندوں کی فلاح و بہبود پر انشراحِ صدر کے ساتھ اپنے مال کو خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں نے اس قرآنی تعلیم کے عین مطابق دنیا پر دین کو مقدم کر کے فلاحِ اخروی کو اپنا مطمحِ نظر بنایا، عُسر اور یُسر ہر حال میں تقوےٰ پر آنچ نہ آنے دی یعنی دنیوی نعمتوں سے بھی متمتع ہونے میں تقوےٰ کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس وصفِ طرفین کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(سورۃ التوبۃ آیت ۱۰۰)

ترجمہ:۔ اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے صحابہ کرام رضی کی تو شان ہی اور تھی اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے روحانی ترقی کی بلندیوں پر جا پہنچے تھے۔ قرآن کریم کی لازوال دیے مثل تعلیم نے تو دیہاتوں اور جنگل میں رہنے والے ان اعراب کی زندگیوں میں بھی

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کا بلند مقام

اور

بعض امتیازی خصائص

محترم سید مسعود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک کا اہم مکتوب

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا (حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کی وفات پر محترم سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مبلغ ڈنمارک نے کوپن ہیگن سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ۵ دسمبر ۱۹۸۱ء کا لکھا ہوا جو تعزیتی مکتوب ارسال کیا ہے اس میں انہوں نے بعض ایسے تاریخی حقائق بھی بیان کئے ہیں جن سے حضرت سیدہ نور اللہ مرقدھا کے بلند مقام اور بعض امتیازی خصائص پر روشنی پڑتی ہے۔ ان کے اس اہم مکتوب کے بعض اقتباسات ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

(ادارہ)

(۱) "بیماری کا علم ہوتے ہی جسم اور روح مالک کے حضور سجدہ میں گر گئے۔ احباب کو اطلاع دی گئی۔ سب دعاؤں میں لگ گئے۔ قادیان تار دے کر جانور ذبح کرنے کی درخواست کی گئی۔

بیماری کے ایام میں بار بار فون کر کے عزیزم منصور احمد خان (مبلغ مغربی جرمنی) کے ذریعہ فرینکفورٹ سے حالت کا علم حاصل کرتا رہا۔ ساتھ ساتھ دوستوں کو اطلاع دیتا رہا۔ احباب اور خواتین بار بار فون کر کے اور مشن ہاؤس آ کر حال پوچھتے رہے۔ تازہ ترین اطلاع دی جاتی رہی۔ سب اپنے مولےٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے۔

اضطراب لمحہ بہ لمحہ بڑھتا ہی گیا۔ یہاں تک کہ وہ خبر بھی ملی جسے صحیح قبول کرنے کو دل اب بھی تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مصالح ہیں وہ بہتر جانتا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

(سیدنا حضرت اقدس ....) کا الہام ذہن میں گھومتا ہے۔

"ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

(۲) "جب بھی حضور مہمات دینیہ کے سلسلہ میں ڈنمارک اور دوسرے یورپین ممالک میں تشریف لائے اور خاکسار کو شرفِ خدمت حاصل ہوا تو آپا (حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا۔ ناقل) کو زیادہ قریب سے دیکھنے، ان کے مقام کو پہچاننے اور عظمت کو سمجھنے کا موقع ملا اور دل پر ان کی پاکیزگیٔ فطرت اور صفاءِ طبع کے نقش ہر دفعہ گہرے سے گہرے ہوتے گئے اور یہ انشراح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب بے وجہ نہیں ہوتے۔ جس وجود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی ساتھی چنا وہ اس مقام کی اہل تھی۔"

(۳) "ہماری امی جان (محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ ناقل) سے بھی بہت تعلق تھا۔ امی جان کہا کرتی تھیں کہ جب آپا پیدا ہوئیں تو حضرت اماں جان (نور اللہ مرقدھا) نے (سیدنا حضرت اقدس ....) کے دالان میں اپنے پوتے اور نواسی کو پہلو بہ پہلو لٹا دیا اور فرمایا کہ ان کا رشتہ ہوگا (کچھ اس قسم کے الفاظ تھے پورا یاد نہیں)"

(۴) "امی جان نے بتایا کہ آپا کی پیدائش پر میں حضرت .... مولانا نور الدین) کی خدمت میں گئی اور اطلاع دی کہ مبارکہ بیگم کے بیٹی ہوئی ہے کیا اس کا نام نصیرہ رکھ دیں؟ فرمایا کہ نہیں، منصورہ بیگم نام رکھیں۔ بعد میں غالباً حضرت اماں جان کی خدمت میں خط بھی لکھا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو سچے اور حقیقی دوست

ایک ہی بدن ایک ہی وجود

میاں بیوی کے تعلقات کے بارے میں حضرت اقدس کے ارشادات

مرتبہ۔ مکرم چوہدری رشید الدین خان صاحب۔ بی۔ ۶۰۴ غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی تین چیزیں مجھے محبوب ہیں نماز، خوشبو، اور عورت آج کی اس محفل میں ہم عورت کے اہم مقام پر غور کرتے ہیں کہ عورت ہی وہ عظیم ہستی ہے کہ اگر وہ اپنے اندر ایک ترقی یافتہ تبدیلی پیدا کرے تو پھر ترقی یافتہ قوموں کو جنم دیا کرتی ہے اسی لئے کسی نے کہا ہے کہ اے عورت ؎

تو اگر چاہے تو ذرّوں کو بنا دے آفتاب
بزدلوں کو شیر دل اور کامران و کامیاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت اقدس عورت کے مقام کو اہمیت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے نہیں نہیں! ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جسکا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے

عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۷)

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱)

"میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲)

حضرت اقدس کے ایک ساتھی حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے اپنی اہلیہ محترمہ سے کچھ زبانی سختی کا سلوک فرمایا اس پر حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو خُذُوا الرِّفْقَ الرِّفْقَ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَیْرَاتِ نرمی کرو نرمی کرو تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے"

چنانچہ فرمایا:

"اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو"

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ حاشیہ)

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمایا ہے۔

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ

کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردے کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ انکو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی سچی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۱۷ تا ۴۱۸)

"اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو تو یہ بھی لازمی امر ہے کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کرو۔ عورتوں میں بت پرستی کی جڑ ہے کیونکہ ان کی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بت پرستی کی ابتداء انہی سے ہوئی ہے بزدلی کا مادہ بھی ان میں زیادہ ہوتا کہ ذرا سی سختی پر اپنے جیسی مخلوق کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتی ہیں۔

اس لئے جو لوگ زن پرست ہوتے ہیں رفتہ رفتہ ان میں بھی یہ عادتیں سرایت کرتی جاتی ہیں۔ پس بہت ضروری ہے کہ ان کی اصلاح کی طرف متوجہ رہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ

اور اسی لئے مرد کو عورتوں کی نسبت قویٰ زیادہ دیئے جاتے ہیں۔ اس وقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے۔

وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیج کر دیکھیں تو سہی کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف؟ ایک طرف تو اُسے حمل ہے اور ایک طرف جنگ ہے وہ کیا کر سکے گی؟ غرضیکہ عورتوں میں مردوں کی نسبت قویٰ کمزور ہیں اور کم بھی ہیں اسلئے مرد کو چاہیئے کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۴)

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔

مگر تاہم آپکی بیویاں سب کام کر لیا کرتی تھیں جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں۔ اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا۔ کہ عبادت میں اونگھ نہ آئے۔ عورتوں کیلئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندوں کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجا لانا ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۳)

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گناہ گار ہونگے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت اس سے کیا ڈرے گی جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہیئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ وہ احمق ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے راستہ پر ہوگا تو وہ اس سے ڈرے گی اور خدا سے بھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ سب انبیاء اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتیں ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے؟ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ اسی لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھا دے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔ ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لیں گی۔

ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۱۷ تا صفحہ ۲۱۸

"قرآن شریف میں صرف یہ آیت ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔

یعنی تمہاری عورتیں تمہاری اولاد پیدا ہونے کے لئے ایک کھیتی ہیں پس تم اپنی کھیتی کی طرف جس طور سے چاہو آؤ۔ صرف کھیتی ہونے کا لحاظ رکھو یعنی اس طور سے صحبت نہ کرو جو اولاد کی مانع ہو۔۔۔۔ ہاں اگر عورت بیمار ہو اور یقین ہو کہ حمل ہونے سے اس کی موت کا خطرہ ہوگا ایسا ہی صحت نیت سے کوئی اور مانع ہو تو یہ صورتیں مستثنیٰ ہیں ورنہ عند الشرع ہرگز جائز نہیں کہ اولاد ہونے سے روکا جائے غرض جبکہ خدا تعالیٰ نے عورت کا نام کھیتی رکھا تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اسی واسطے اس کا نام کھیتی رکھا کہ اولاد پیدا ہونے کی جگہ اس کو قرار دیا۔ اور نکاح کی اغراض میں سے ایک یہ بھی غرض رکھی کہ تا اس نکاح سے خدا کے بندے پیدا ہوں جو اس کو یاد کریں۔ دوسری غرض اللہ تعالیٰ نے یہ بھی قرار دی ہے کہ تا مرد اپنی بیوی کے ذریعہ اور بیوی اپنے خاوند کے ذریعہ سے بدنظری اور بدعملی سے محفوظ رہے تیسری غرض یہ بھی قرار دی کہ تا باہم انس پیدا ہو کر تنہائی کے رنج سے محفوظ رہیں یہ سب آیتیں قرآن شریف میں موجود ہیں ہم کہاں تک کتاب کو طول دیتے جائیں"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۹-۲۸۰)

"مرد کا عورت پر ایک حق زائد بھی ہے کہ مرد عورت کی تمام زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ۔

یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لئے ضرورتیں ہوں وہ سب ان کے لئے مہیا کریں اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ دار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور وہ عورت کے لئے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے اس طرح مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قوتیں زبردست دیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر فرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ:۔

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔

یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۶)

"اور با ایں ہمہ خدا تعالیٰ نے مردوں کو وصیت فرمائی ہے کہ اگر ان کی چند بیویاں ہوں تو ان میں اعتدال رکھیں ورنہ ایک ہی بیوی پر قناعت کریں۔ اور یہ کہنا کہ تعدد ازواج شہوت پرستی سے ہوتا ہے یہ بھی سراسر جاہلانہ اور متعصبانہ خیال ہے ہم نے تو اپنی آنکھوں کے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جن لوگوں پر شہوت پرستی غالب ہے اگر وہ تعدد ازواج کی مبارک رسم کے پابند ہو جائیں تب تو وہ فسق و فجور اور زناکاری اور بدکاری سے رک جاتے ہیں اور یہ طریق انکو متقی اور پرہیزگار بنا دیتا ہے ورنہ نفسانی شہوات کا تند اور تیز سیلاب بازاری عورتوں کے دروازہ تک ان کو پہنچا دیتا ہے۔ آخر آتشک اور سوزاک خریدتے اور کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور وہ کام فسق و فجور کے چھپے چھپے اور کھلے کھلے ان سے صادر ہوتے ہیں جن کی نظیر ان لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی جن کی دو دو تین تین دلپسند بیویاں ہوتی ہیں یہ لوگ تھوڑی مدت تک تو اپنے تئیں روکتے ہیں آخر اسقدر یکدفعہ ان کی ناجائز شہوات جوش میں آتی ہیں کہ جیسے ایک دریا کا بند ٹوٹ کر وہ دریا دن کو یا رات کو تمام اردگرد کے دیہات کو تباہ کر دیتا ہے سچ تو یہ ہے کہ تمام کام نیت پر موقوف ہیں جو لوگ اپنے اندر یہ محسوس کرتے ہیں کہ دوسری بیوی کرنے سے ان کے تقویٰ کا سامان پورا ہو جائے گا اور وہ فسق و فجور سے بچ جائیں گے۔ یا یہ کہ وہ اس ذریعہ سے اپنی صالح اولاد چھوڑ جائیں گے تو ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ضرور اس بابرکت کام سے حصہ لیں۔ خدا کی جناب میں بدکاری اور بدنظری ایسے ناپاک گناہ ہیں جن سے نیکیاں باطل ہو جاتی ہیں اور آخر اسی دنیا میں جسمانی عذاب نازل ہو جاتے ہیں پس اگر کوئی تقویٰ کے محکم قلعہ میں داخل ہونے کی نیت سے ایک سے زیادہ بیویاں کرتا ہے اس کے لئے صرف جائز ہی نہیں بلکہ یہ عمل اس کے لئے موجب ثواب ہے جو شخص اپنے تئیں بدکاری سے روکنے کے لئے تعدد ازواج کا پابند ہوتا ہے وہ گویا اپنے تئیں فرشتوں کی طرح بنانا چاہتا ہے میں خوب جانتا ہوں کہ یہ اندھی دنیا صرف جھوٹی منطقوں اور جھوٹی شیخیوں میں گرفتار ہے وہ لوگ جو تقویٰ کی تلاش میں لگے نہیں رہتے کہ کیونکر حاصل ہو۔ اور تقویٰ کے حصول کے لئے کوئی تدبیر نہیں کرتے اور نہ دعا کرتے ہیں۔ ان کی حالتیں اس پھوڑے کی مانند ہیں جو اوپر سے بہت چمکتا ہے مگر اس کے اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہیں اور خدا کی طرف جھکنے والے جو کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے وہ تقویٰ کی راہوں کو یوں ڈھونڈتے پھرتے ہیں جیسا کہ ایک گداگر روٹی کو اور جو لوگ خدا کی راہ میں مصیبتوں کی آگ میں پڑتے ہیں جن کا دل ہر وقت مغموم رہتا ہے اور خدا کی راہ میں بڑے مقاصد مگر دشوار گزار ان کی روح کو تحلیل کرتے اور کمر کو توڑتے رہتے ہیں ان کے لئے خدا خود بخود تجویز کرتا ہے کہ وہ اپنے دن یا رات میں سے چند منٹ اپنی مانوس بیویوں کے ساتھ بسر کریں اور اس طرح پر اپنے کوفتہ اور شکستہ نفس کو آرام پہنچا دیں اور پھر سرگرمی سے اپنے دینی کام میں مشغول ہو جاویں۔ ان باتوں کو کوئی نہیں سمجھتا مگر وہ جو اس راہ میں مذاق رکھتے ہیں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۹-۲۴۶)

"محبت کو بالائے طاق رکھ کر عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہیئے مثلاً پارچہ جات خوراک معاشرت حتیٰ کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے۔ یہ حقوق اس قسم کے ہیں کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں تو بجائے بیاہ کے وہ ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے خدا تعالیٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر جو شخص زندگی بسر کرتا ہے وہی ان کی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے ایسے لذات کی نسبت جن سے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر ہے تلخ زندگی بسر کرنی ہزار درجہ بہتر ہے۔ تعدد ازواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لئے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اس کی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کرے لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے۔ تورات سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس کی دلداری زیادہ کرے کیونکہ جوانی کا بہت سا حصہ اس نے اس کے ساتھ گزارا ہوا ہوتا ہے اور ایک گہرا تعلق خاوند کا اس کے ساتھ ہوتا ہے پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہاں تک کرنی چاہیئے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازواج ثانی کی محسوس ہو لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کرنے سے اس کی پہلی بیوی کو سخت صدمہ ہوتا ہے اور حد درجہ کی اس کی دلشکنی ہوتی ہے۔ تو اگر وہ صبر کر سکے اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی شرعی ضرورت کا اس سے خون ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اگر ان اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لئے کر دے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے۔۔۔۔ دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بڑے نازک ہوتے ہیں جب والدین ان کو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں۔ تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جن کا اندازہ انسان عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کے حکم سے ہی کر سکتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۳-۶۵)

مجھے ایک حدیث یاد آگئی بخاری میں روایت ہے کہ ایک اونٹ پر امہات المومنین سفر فرما رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تشریف لیجا رہے تھے۔ اونٹ کی نکیل پکڑنے والا ذرا تیزی سے چلنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کانچ کے ٹکڑے ہیں انہیں احتیاط سے لے کر جاؤ کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔ بیویوں سے حسن سلوک اور طریق سلوک کے متعلق چند الفاظ میں ہی اتنا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے کہ اس پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

آیئے حضرت اقدس کی گھریلو زندگی کو ہم اپنے لئے ایک نمونہ بناتے ہوئے ہم اپنی گھریلو زندگی کو ایک حسین اور پرکشش جنت کا ٹکڑا بنائیں جہاں ہر طرف پیار ہی پیار ہو اور حضرت اقدس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے۔ ناراضگی سے اونچا بولنے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ مثلاً استانی سکینہ النساء صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل نے بیان کیا کہ "ایک دفعہ حضرت (اماں جان۔ ناقل) فرماتی تھیں کہ میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ (حضرت اقدس۔ ناقل) گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ سو وہ بالکل راب سی بن گئی جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا جبا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت صاحب آگئے میرے چہرے کو دیکھا جو رنج و صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں یہ تو بہت ہی اچھے ہیں! اور پھر خوش ہو کر کھائے۔۔

(حضرت اماں جان۔ ناقل) فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا۔

(سیرت ام المومنین حصہ اوّل صفحہ ۳۱۷)

مئی ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جبکہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ تھا ایک رات جبکہ خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا اطراف سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے حضرت اس روز سر درد سے بیمار تھے۔ شام کو مشتاقانِ زیارت ہمہ تن چشم انتظار بنے ہوئے تھے حضرت مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبد الحق صاحب لاہوری نے آپ سے آپ کی بیماری کی تکلیف پوچھی اور پھر کہا "آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری بوجھ ہے آپ کو چاہیئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہیئے"۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"ہاں! یہ بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں"۔ اس پر منشی عبد الحق صاحب نے کہا کہ "اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے۔ کہ میں کھانے پینے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ناممکن ہے کہ میرا حکم ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام میں سرِ مو فرق آجائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں"۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ نے خیال کیا کہ یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں مفید ہے اس لئے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کر دی حضرت اقدس نے حضرت مولانا کی طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا:۔

"ہمارے دوستوں کو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے"۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بڑے ذکی الحس تھے۔ وہ فرماتے ہیں "بس خدا ہی جانتا ہے کہ میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا"۔

(سیرۃ (حضرت اقدس۔ ناقل) مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانی صفحہ ۵۳، ۵۲)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سے روایت ہے کہ "عرصہ قریب پندرہ برس کا گزرتا ہے جبکہ حضرت صاحب نے بار دیگر خدا تعالیٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اٹھایا ہے اس اثناء میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو۔ وہ ٹھنڈا دل اور بہشتی قلب قابلِ غور ہے جسے اتنی مدت میں کسی قسم کے رنج اور تنغص عیش کی آنچ نہ چھوئی ہو۔

اس بات کو اندرونِ خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں۔ اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع۔ زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں۔ بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور گرد و پیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ:۔ "سر جا بیوی دی گل بڑی منداے"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۲۵۹)

آخر پر میں حضرت اقدس کے اس خط کے ساتھ اپنے مضمون کا اختتام کرتا ہوں جو حضور نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ان کی پہلی بیگم کے ۱۸۹۸ء میں وفات پر لکھا تھا یہ خط آئینہ ہے۔ ان خیالات کا جو آپ کے اندر موجزن تھے اور اس آئینہ میں ہم کو آپ کی اہلی زندگی کا پتہ ملتا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا "درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں بسا اوقات اُن میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہو سکتا یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی طریق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہ السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے۔ اور فرماتے تھے ارحنا یا عائشہ، عائشہ! ہمیں خوش کر ہم اس وقت غمگین ہیں"۔

کیا آپ نے رپورٹ کارگزاری مرکز کو روانہ کر دی ہے؟

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مجالس اور مرکز میں ایک بہت ہی اہم رابطے کا کام دیتی ہے۔ اس لیے گذارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں ضرور بھجوا دیا کریں۔ نیز اگر کوئی اہم کام ہوا ہو تو اس کی تفصیل بھی بطور ضمیمہ رپورٹ کے ساتھ بھجوا دیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم قاضی محمد اسلم صاحب کی موت ایک عالم کی موت ہے

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب۔ مبلغ امریکہ)

محترم قاضی محمد اسلم صاحب کی موت ایک عالم کی موت ہے۔

جماعت احمدیہ خصوصاً علمی طبقہ میں ان کا مقام بہت ارفع اور امتیازی ہے۔ میں حضرت قاضی صاحب کا جب سے ہوش سنبھالا۔ مداح رہا ہوں۔ اور ان کی علمی اور دنیاوی دینی ترقی کا دلچسپی سے مطالعہ کرتا رہا ہوں۔

حضرت قاضی صاحب ایک لمبے عرصہ تک جلسہ سالانہ کے موقع پر ہستی باری تعالیٰ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے رہے۔ اور فلسفہ اور سائنس ہستی باری تعالیٰ پر جو اعتراض کرتا ہے ان کے جوابات نہایت عالمانہ رنگ میں دیتے رہے۔ سالہا سال تک حضرت قاضی صاحب جلسہ کے پروگراموں کی زینت رہے اور اس طرح جماعت کے بہت وسیع طبقہ میں معروف اور ہر دلعزیز رہے۔ میں نے جلسہ سالانہ پر ہوش سنبھالتے ہی ان کی جو تقریر سنی۔ غالباً وہ اُن کی پہلی تقریر تھی۔ انگلستان سے تعلیم حاصل کر کے لوٹنے کے بعد۔ اس وقت حضرت قاضی صاحب (جو ابتدائی جوانی میں تھے) کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ان کی داڑھی کے متعلق فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں۔ قاضی صاحب کی داڑھی نظر نہیں آتی۔ مجھے تو نظر آ رہی ہے"۔ اور اس کے بعد جلسہ میں حضرت قاضی صاحب کی داڑھی سب کو نظر آنے لگی۔

ویسے تو فلسفہ کے پروفیسر تھے۔ لیکن انگریزی زبان پر پورا عبور تھا۔ انگریزی زبان کی اس ادبی چاشنی نے ان کو سلسلہ کی علمی خدمت کرنے کی نمایاں اور کامیاب سعادت بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے پہلو بہ پہلو محترم قاضی صاحب سے سلسلہ کی متعدد کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی مقبول خدمت لی۔ محترم قاضی صاحب چھوٹے چھوٹے علمی اور ادبی پاروں سے معمور فقرے لکھ کر انگریزی جاننے والوں کی تشنگی دور فرمایا کرتے تھے۔ آخر وقت تک سلسلہ کی کتب کے ترجمہ کا کام لگن اور محنت اور کامیابی سے کرتے رہے۔ ان کی ادبی اور علمی خدمات پر جماعت احمدیہ بجا طور پر فخر کرتی رہے گی۔ محترم قاضی صاحب اخلاق حسنہ اور علم و ادب کا نایاب مرقع تھے۔ اللہ تعالیٰ انکی خدمات کی انہیں بہترین جزاء دے اور خدمت سلسلہ کا جو بلند معیار وہ ورثے میں چھوڑ گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اسے قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے روشن خیال نیک اور عالمِ دین دنیا میں روز روز نہیں آیا کرتے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کی وفات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبۂ فزکس کے اساتذہ و طلباء کی قراردادِ تعزیت

(یہ قرارداد ۱۸ جنوری ۱۹۸۲ء کو پاس کی گئی)

ہم جملہ اساتذہ و طلباء شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ مکرم و محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی وفات پر گہرے رنج و غم اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ موصوف بطور پرنسپل عرصہ پانچ سال تک تعلیم الاسلام کالج کی خدمت نہایت لگن خلوص اور بے لوث جذبہ کے ساتھ کی۔ شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم۔ ایس۔ سی کلاسز کے اجراء میں آپ کی کوششوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ آپ ملک کے نامور ترین ماہر تعلیم تھے ملکی اور غیر ملکی علمی جریدوں میں آپ کے تحقیقی مقالے چھپتے رہتے تھے جنہیں بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا جاتا تھا پاکستان میں فلسفہ اور نفسیات کی تعلیم کی داغ بیل ڈالنے میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے آپ پنجاب یونیورسٹی میں پہلے اقبال پروفیسر تھے۔ آپکی وفات سے ملک ایک شفیق استاد۔ ریسرچ سکالر اور ماہر تعلیم سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کالج سے ریٹائرمنٹ کے بعد شعبہ فزکس کو محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کی شفقت اور سرپرستی حاصل رہی۔ اپنی وفات سے ایک سال قبل تک وہ ہر سال باقاعدگی سے کسی ایسے موضوع پر جسکا تعلق فزکس اور فلسفہ سے ہوتا تھا۔ تحقیقی مقالہ پیش فرماتے رہے اور اس طرح شعبہ میں ایک نہایت روشن علمی مثال قائم کی۔

ہم سب دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں

(اساتذہ و طلباء شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

انقلاب عظیم برپا کر دکھایا جو دین کی پوری سمجھ نہ رکھتے تھے اور عرفان کے اعلیٰ مقام تک جن کی رسائی نہ ہوئی تھی۔ ان میں سے بھی بہت سے لوگوں نے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اصل راحت تو اخروی زندگی کی راحت ہے اور اس کا حصول ہی اصل کامیابی ہے جو دنیوی نعمتیں بھی انہیں میسر تھیں انہیں خدا کی راہ میں خرچ کر کے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ اور دیہاتیوں (اور جنگل میں رہنے والے عربوں) میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر (سچا) ایمان لاتے ہیں اور (خدا کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے (خدا تعالیٰ کی) قربت اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سنو! یہ فعل ضرور ان کے لئے (خدا کی) قربت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ سب سے بڑا امتحان جو انسان کو پیش آتا ہے وہ دنیا کی محبت ہی ہے دنیا کی زینتیں اسے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ ان کا دلدادہ بن کر وہ آخرت سے غافل ہو جاتا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لیتا ہے۔ اس امتحان میں پاس ہونے کا طریق قرآن نے یہی بتایا ہے کہ انسان تقوےٰ کی راہ پر مضبوطی سے گامزن رہے۔ اگر وہ تقوےٰ کو لازم پکڑتے ہوئے دنیوی نعمتوں سے متمتع ہوگا تو یہ نعمتیں ہی اس کے لئے فلاح اخروی کا ذریعہ بن جائیں گی۔ اور آخرت میں وہاں کی دائمی نعمتوں کا وہ وارث قرار پائے گا۔

خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ وہی انقلاب جو صحابہ کرام کی زندگیوں میں رونما ہوا تھا وہ ہم میں سے ہر ایک کی زندگی میں رونما ہو۔ اگر جنگلوں میں رہنے والے اعراب کی زندگیوں میں انقلاب آ سکتا تھا تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم جنہیں اس آخری زمانہ میں دین کی سمجھ عطا کی گئی ہے اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے کی فکر نہ کریں۔ ہمارے سامنے پہلے زمانہ کی اور خود اس زمانہ کی درخشاں مثالیں موجود ہیں کہ کس طرح قرب الٰہی کی تڑپ رکھنے والوں نے تقوےٰ کی راہ پر گامزن ہو کر اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے اپنی اور دوسروں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا اور ایک دنیا کی کایا پلٹنے کا موجب ہوئے۔ یہ راہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے خاص طور پر آسان کی گئی ہے۔ صرف عزم اور ارادہ کی دیر ہے۔ سیدنا حضرت اقدس آنے والی نسلوں کو مخاطب کر کے پہلے ہی کہہ گئے ہیں ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دعا

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں۔ کراچی۔ حیدرآباد کنری۔ میرپور۔ نواب شاہ۔ سکھر۔ ملتان۔ ساہیوال وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے اس کا ہر احمدی گھرانہ میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔ خاکسار

(عباد اللہ گیانی مینیجر۔ روزنامہ الفضل ربوہ)

اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ مدد چاہو اپنی ضروریات پر رازداری کیساتھ (حدیث النبی)

بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں داخلے

۱۔ اینول سسٹم کے تحت مندرجہ ذیل شعبوں میں داخلے ہوں گے۔

۱۔ شعبہ انگریزی۔ ۲۔ شعبہ اقتصادیات۔ ۳۔ شعبہ تاریخ۔ ۴۔ شعبہ فزکس۔ ۵۔ شعبہ شماریات ۶۔ شعبہ اردو۔ ۷۔ شعبہ ریاضی۔ ۸۔ شعبہ کیمسٹری۔ ۹۔ شعبہ سیاسیات

۲۔ سمسٹر سسٹم کے تحت مندرجہ ذیل شعبوں میں داخلے ہوں گے۔

۱۔ ایم۔ اے۔ بزنس ایڈمنسٹریشن (M.B.A)

۲۔ چار سالہ پیشہ ورانہ کورس "بی فارمیسی"

خواہش مند طالب علم اور طالبات ۳۰ جنوری تک داخلہ فارم اور ضروری کوائف جمع کروا دیں

(مجید احمد۔ شعبہ شماریات رولنمبر ۱۳۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان)

اخلاق اور اصلاح وارشاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے خلق عظیم کا بہترین نمونہ ہے۔ قرآن مجید میں آپؐ کے دعویٰ نبوت سے قبل زندگی کے اعلیٰ معیار کو آپؐ کی صداقت کے لئے بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (۱۰-۱۶)

پس میں تمہارے درمیان (نبوت) سے قبل ایک عمر گذار چکا ہوں پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

آپؐ اپنی جوانی تک کے چالیس سال میں زندگی کے تمام معاملات کو اس قدر احسن طریق پر سرانجام دیتے رہے کہ لوگ آپؐ کو "صادق" اور "امین" کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ لوگ جن کو اس عرصہ میں آپؐ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ان میں آپؐ کی بیوی، آپؐ کے دوست، آپؐ کے عزیزوں اور آپؐ کے غلام نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

یہ اسلام قبول کرنے میں بھی اوّلین رہے۔ اس سے اصلاح وارشاد کے کام میں اخلاقی معیار کا پتہ چلتا ہے۔

(مہتمم اصلاح وارشاد)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اطفال الاحمدیہ کو جماعت کی تیسری دیوار اور ان کی تربیت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لئے فوری طور پر ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر فرما کر مرکز کو آگاہ کریں (یاد رہے مربی اطفال انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں) خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انگلستان جانیوالے احباب سے ضروری درخواست

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب جو اب واپس انگلستان جا رہے ہیں اگر ربوہ میں تشریف فرما ہیں یا اگر ربوہ سے باہر کسی جگہ ہیں اور ربوہ آئیں۔ تو مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب سے المخزن الکتب العلمیہ (احمدیہ بکڈپو) گول بازار میں ضرور بالضرور ملیں۔ ایک ضروری کام ہے۔ ممنون ہونگا۔

(شیخ مبارک احمد مشنری انچارج برطانیہ)

فہرست کتب سلسلہ برائے مطالعہ سال ۸۲-۱۹۸۱ء

سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں مطالعہ کے لیے حسب ذیل کتب سلسلہ مقرر کی جاری ہیں۔

نومبر: الحجۃ البالغہ۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

دسمبر: کشتی نوح

فروری: سبز اشتہار

اپریل: آزادی ضمیر اور اسلام (حضور ایدہ اللہ)

جولائی اگست: چشمہ معرفت (دو ماہ کے لیے)

اکتوبر: گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے

دسمبر: برکات الدعا

جنوری: لیکچر لدھیانہ

مارچ: لیکچر سیالکوٹ

مئی جون: جنگ مقدس (دو ماہ کے لیے)

ستمبر: اسلامی اصول کی فلاسفی

نومبر: دافع البلاء

نوٹ:۔ ان کتب میں حسب ضرورت جب کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کو کر دی جائے گی

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر احمدی طالب علم یہ کوشش کرے کہ اس نے اعلیٰ معیار حاصل کرنا ہے (مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۸۵

میں عبدالکریم ولد H. JAKURIA مرحوم پیشہ کاشتکاری اور CHEKEN عمر ۷۴ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۱۹۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- چاول کا کھیت واقع سنگاپرنہ SINGA PARNA برقبہ ۶۰۷۱ مربع میٹر مالیتی ۴،۲۵۰،۰۰۰/- روپے

۲- زرعی اراضی برقبہ ۱۵۰ مربع میٹر مالیتی ۱۵۰،۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی ۴،۴۰۰،۰۰۰/- RP

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰،۰۰۰/- روپے پر پیریڈ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد :- عبدالکریم ولد SINGAPARNA انڈونیشیا۔

گواہ شد :- H. KUSOY ولد SARBINI SE K.P. BADAK PAEH انڈونیشیا۔

گواہ شد :- J. SOLIHIN ولد SOHANTA مرحوم ٹاسک۔ ملایا۔ انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۴۸۸۶

میں SADWI BARZAH ولد H.SOMAD پیشہ کاشت کاری عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن سنگاپرنہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۱۹۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زرعی زمین واقع سنگاپرنہ برقبہ ۲۳۰ مربع میٹر مالیتی ۱۴۰،۰۰۰/-

۲- مچھلی کا تالاب برقبہ ۱۶۵ مربع میٹر مالیتی ۲۵۰،۰۰۰/- RP

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵،۰۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- SADWI BARZAH سنگاپرنہ - انڈونیشیا۔

گواہ شد :- عبدالکریم ولد H. JAKARIA مسل نمبر ۲۴۸۸۵ -

گواہ شد :- (U. SANUSI) KONGSI DESA . CIPAKAT SINGAPARNA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۸۸۷

میں الحاج موسیٰ کلیم ولد ALHAJI YISA SANNI ONIGBANJO پیشہ پنشنر عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن احمد سٹریٹ لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۶-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- مکان واقع احمد سٹریٹ لان سن لیگوس نائیجیریا مالیتی ۸۰،۰۰۰،۰۰۰/- #

۲- زمین برقبہ ۴۰ فٹ x ۲۵ فٹ واقع Agege مالیتی ۲،۵۰۰،۰۰۰/- #

۳- زمین برقبہ ۱۰۰ فٹ x ۵۰ فٹ واقع Agege مالیتی ۶،۰۰۰،۰۰۰/- #

اس وقت مجھے مبلغ ۵۱۴/- # ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- الحاج موسیٰ کلیم ۷ احمد سٹریٹ لانسن لیگوس نائیجیریا۔

گواہ شد :- محمد انور قریشی ولد محمد اکمل قریشی احمدیہ مسلم مشن لیگوس۔

گواہ شد :- محمد اجمل شاہد امیر و مشنری انچارج لیگوس نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۴۸۸۸

میں چوہدری مبارک علی طاہر ولد چوہدری احمد دین وینس صاحب قوم وینس پیشہ ٹیچر عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳/۲-R ضلع مظفر گڑھ حال نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۲-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۵/- # ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- مبارک احمد طاہر ولد چوہدری احمد دین صاحب وینس چک ۳/۲-R ضلع مظفر گڑھ حال نائیجیریا

گواہ شد :- عزیز الرحمٰن خالد وصیت نمبر ۱۷۵۴۹ نائیجیریا۔

گواہ شد :- مرزا محمد اقبال ولد مرزا عبدالعزیز صاحب۔ نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۴۸۸۹

میں ذکر اللہ تایلو ولد ایوب اسماعیل صاحب پیشہ مشنری عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۴-۱۹۷۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے ۶۰/- # ماہوار بصورت الاؤنس انجمن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد :- ذکر اللہ تایلو ولد ایوب اسماعیل صاحب نائیجیریا۔

گواہ شد :- محمد انور قریشی مبلغ سلسلہ وصیت ۱۶۹۱۱

گواہ شد :- عزیز الرحمٰن کاہلوں وصیت ۱۷۵۴۹

ضروری گذارش

الفضل میں مختلف پراپرٹی ڈیلروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں بطور اطلاع گذارش ہے کہ وہ صرف اس پر ہی اکتفا نہ کر لیا کریں کہ الفضل میں فلاں اشتہار چھپا ہے۔ بلکہ سودا کرتے وقت پوری سوجھ بوجھ اور جانچ پڑتال کے بعد قانونی طور پر پوری تسلی کر لیا کریں تاکہ بعد میں کوئی قباحت رونما نہ ہو۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- اظہارِ خوشنودی

جس کے طیّب و شیریں ثمرات آپ کے سامنے ہیں کامیاب بنانے میں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

(مرزا ناصر احمد)

امام جماعت احمدیہ

پچاس فیصد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست حسب ذیل ہے

۱۔ جماعت احمدیہ لاہور	۸۴۱	احباب	۲۱۔	" گدو بیراج سکھر	۳ "
۲۔ " " ربوہ	۱۷۶	"	۲۲۔	(دوسری قسط) " پنو عاقل	۳ "
۳۔ " " فیصل آباد شہر	۱۳	"	۲۳۔	(") " کوٹلی تھولہی سیالکوٹ	۴ "
۴۔ " چک نمبر ۱۲۱ ج ب فیصل آباد	۴۸	"	۲۴۔	" چک فتوحی شکر گڑھ	۳ "
۵۔ " " ۸۴ ج ب "	۱۳	"	۲۵۔	" ناصر آباد فارم تھرپارکر	۲۱ "
۶۔ " " ساہی وال شہر	۲۸	"	۲۶۔	" محمد آباد " " "	۳ "
۷۔ " چک ۱۴ ساہی وال	۱	"	۲۷۔	جماعت احمدیہ قمر آباد فارم تھرپارکر	۸ احباب
۸۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر شہر	۱۳	"	۲۸۔	" " " احمد نگر " "	۱ "
۹۔ " " سرگودھا	۶۰	"	۲۹۔	" " کوئٹہ شہر	۲ " (دوسری قسط)
۱۰۔ " " لجنہ اماء اللہ سرگودھا شہر	۳۹	"	۳۰۔	" " چارسدہ۔ پشاور	۱ "
۱۱۔ " " خوشاب " "	۱۲	"	۳۱۔	" " چک نمبر ۱۲۷ ر ب فیصل آباد	۲ "
۱۲۔ " " چک نمبر ۳۳ جنوبی "	۷	"	۳۲۔	" " بہاولپور شہر	۲۶ "
۱۳۔ " " جھنگ شہر	۶۰	"		**غیر ممالک**	
۱۴۔ " شیخوپورہ شہر	۲۰	احباب	۳۳۔	جماعت احمدیہ ماریشس	۲۷۲ "
۱۵۔ " اسلام آباد	۲۲	"	۳۴۔	" " ناروے	۲۲ "
۱۶۔ " گوجرانوالہ شہر	۴۳	"			
۱۷۔ " راجن پور	۱۸	"			
۱۸۔ " سکھر شہر	۹	"			
۱۹۔ " شکارپور "	۱	"			
۲۰۔ " جیکب آباد "	۲	"			

۱,۷۹۷ احباب

گذشتہ تعداد قسط اوّل ۱,۲۱۷ "

کل وعدہ کنندگان جنہوں نے نصف یا زائد ادائیگی کر دی ہے ۳,۰۱۴

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰/۶/۸۲ عطا فرمائی ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ کر لیں۔

نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر
گوجرہ	مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب خالد	۵۲۲۰
چک ۲۷۰ ج ب ڈاہیلو	" اعجاز احمد صاحب ایاز	۱۳۳۱۷
نائب منتخب شدہ صدر موصیان	محترمہ زینب بیگم صاحبہ موصیہ	۱۳۳۱۸
مریدکے	مکرم منشی نور حسین صاحب	۱۸۸۹۷
سول لائنز لاہور	" نذیر احمد صاحب عباسی	۱۷۰۷۴
دارالصدر شرقی	" مختار احمد صاحب ہاشمی	۵۳۰۲
" " غربی	" نور احمد صاحب عابد	۱۲۵۳۱
" " جنوبی	" مولوی محمد سعید صاحب انصاری	۱۰۶۹۰
دارالرحمت شرقی	" قریشی محمد شفیع صاحب	۲۵۹۳
" " غربی	" مولوی محمد الدین صاحب	۳۱۲۲
" " وسطی	" محمد عبداللطیف صاحب	۴۳۲۱
دارالعلوم شرقی	مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب	۱۵۰۰۷
دارالیمن	" عبدالرحیم صاحب	۱۳۵۷۴
ناصر آباد کالونی	" عبدالغفور صاحب	۱۴۰۹۳
دارالبرکات	" میاں چراغ الدین صاحب	۲۷۰۴
بیدادپور	" حکیم علی احمد صاحب	۸۷۳۵
سلطانپورہ	" رحمت اللہ صاحب	۱۴۳۳۷
سنت نگر	" تیمور احمد صاحب چغتائی	۱۰۷۴۲
چوہڑکانہ منڈی	" محمد ابراہیم صاحب	۱۱۵۲۹
ڈیرہ غازیخان	" میاں غلام رسول صاحب	۱۸۹۶۳

(ناظر اعلیٰ)

حفاظتی ٹیکہ جات برائے متعدی بیماریاں

۱۔ پولیو۔ ۲۔ خناق۔ ۳۔ کالی کھانسی۔ ۴۔ تشنج۔ ۵۔ خسرہ۔ ۶۔ ٹی۔ بی۔ ان موذی بیماریوں کے ٹیکے کمیٹی گھر کے بالمقابل منفصل ایوان محمود لگائے جاتے ہیں۔ روزانہ ٹیکے ۱۰ بجے صبح تا قبل از نماز ظہر وقت ۲½ بجے بعد دوپہر تک لگائے جاتے ہیں۔ احباب ربوہ کو پھر مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مندرجہ بالا ٹیکے روزانہ آ کر لگوائیں۔

(صدر عمومی)

" دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا ..... یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اُس خدا کی ..... ہیں) جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں "

(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۵۶)

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی والے کی طرح ہوتا ہے

(حدیث نبوی)

درد اور پیٹ کی خرابی کے لئے

نظام چورن

دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۲۲۲

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

کوٹھی برائے فروخت

ایک دو منزلہ کوٹھی واقع آفیسرز کالونی لاہور رقبہ ۲ کنال سوا چھ مرلہ۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون۔ پانی موجود ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ کریں۔

محمد ضیاء الحق ۱۰۰-E کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ فون ۔ ۳۷۱۳۰۴ ۔

بواسیر خونی و بادی PILES

کے مایوس مریضوں کے لئے جرمن ادویہ سے تیار کردہ مرہم ٹکیاں اور کیپسولز پر مشتمل ایک مجرب دوا "پیور پائلز کورس" قیمت ۴/-

(●)

الرجی۔ خارش۔ دھپڑ۔ پھوڑے پھنسیاں دور کرنے اور خون کی مکمل صفائی کے لئے "BLOOD PURE" ایک مجرب دوا ہے۔ قیمت ۲/- منگوانے کا پتہ

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک نو تعمیر شدہ مکان، پانچ کمرے، دو برآمدے کچن، سیڑھی، نلکا، سوئی گیس نزدیک، میٹھا پانی۔ رقبہ ایک کنال سے اوپر، خالی، قبضہ فوری میونسپل حدود ربوہ کے اندر۔ نہایت مناسب قیمت پر۔ جلد اور فوری رابطہ قائم کریں نیز اسکے علاوہ بھی کنال اور ۱۰ مرلے کے پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں۔

صفی اللہ ملک

املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

شفا اللہ سے مانگیں

اور کیور CURE اپنے کیمسٹ سے

بواسیر کی کامیاب دوا PILES CURE

کے موجد اب نظامِ ہضم کی امراض۔ دل۔ دماغ۔ اعصاب اور نظامِ تنفس Respiratory System ناک۔ گلا اور چھاتی وغیرہ کی 140 پرانی اور ضدی امراض کیلئے

140 کیورز CURES پیش کرتے ہیں

مرض کا نام بتا کر قریبی دوا فروش سے -/15 میں اُس بیماری کی کیور حاصل کریں نہ ملے تو -/5 زائد بھیج کر ڈاک سے منگوالیں۔ نرخنامہ اور کیور ٹیوٹر لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶